© Fasailojaraid.com

بـــلا تبصـــره

علامہ جاوید الغامدی کی روشنی طبع

روزنامہ 'نوائے وقت' لاہور کا ادارتی شذرہ

اخباری اطلاع کے مطابق اسلام آباد میں ایک تعلیمی کانفرنس کے دوران جہاں وزیراعظم شوکت عزیز بھی تقریب میں موجود تھے۔ممتاز عالم دین محقق اور دانشور علامہ جاوید الغامدی جو کہ حال ہی میں اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان کے رُکن مقرر کئے گئے ہیں، نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قرآنِ حکیم اور اسلامیات کی تعلیمات بچوں کو دوسری جماعت کے بجائے پانچویں جماعت کے بعد شروع کی جانی چاہئیں۔

وزیراعظم شوکت عزیز نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ قرآنِ حکیم اور اسلامیات کی تعلیم دوسری جماعت کے بعد بچوں کو شروع کرائی جانی چاہیے۔پوری قوم وفاقی حکومت کی اس تجویز پر مسلسل احتجاج کررہی ہے کہ بچوں کو اسلامیات تیسری جماعت کے بعد پڑھائی جائے اور مطالبہ کیا جارہا ہے کہ ابتدا سے ہی قرآن حکیم اور اسلامی تعلیمات شروع کرا دینی چاہئیں۔مگر اس کے جواب میں علامہ جاوید الغامدی نے روشن خیالی اور جدید خیالات کی حامل وفاقی حکومت سے بھی کئی قدم آگے چل کر ایسے خیالات پیش کئے ہیں جن کو پڑھ کر عام آدمی حیران ہے کہ جب عہد حاضر کے علما ہی اس حد تک آگے چل جائیں تو آدمی امریکہ اور اس کے دریوزہ گر حکمرانوں پر کیا الزام دھرے۔

© rasailojaraid.com

مسلمان بچوں کی اسلامی تعلیم تو گہوارے میں ہی شروع ہو جاتی ہے، جب ان کی مائیں اُنہیں بولنے کے لئے کلمہ طیبہ اور بسم اللہ سکھاتی ہیں۔ ویسے بھی انسانی ذہن کی تشکیل تین سال سے آٹھ سال کی عمر میں مکمل ہوتی ہے اور بعد ازاں اس کی نشوونما جاری رہتی ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی رکنیت ایک منافع بخش نوکری ہے، مگر ایسی بھی نہیں کہ اس کے لئے علامہ جاوید الغامدی قرآنِ حکیم اور اسلامیات کی تعلیم کو فرقہ واریت، مذہبی انتہا پسندی اور ملائیت سے تعبیر کرنے لگیں۔ علامہ جاوید الغامدی اپنی لسانی اور علمی صلاحیتوں کو محض سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے ہر روز ٹی وی مباحثوں میں نئی نئی اختراعات کرنے اور حاکموں کا قرب حاصل کرنے کے لئے اُس دین اور علم کی جڑیں نہیں کاٹنی چاہئیں جس کی وجہ سے اُنہیں یہ عزت حاصل ہے۔ علامہ صاحب کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ علماے حق کبھی حکومتوں کی حمایت میں اس قدر سرگرم اور پُر جوش نہیں ہوا کرتے۔

خواتین کے جھرمٹ میں بیٹھ کر ٹی وی چینلز کی چکا چوند روشنیوں میں اسلام کی یہ بخیہ گری کم از کم علامہ جاوید الغامدی کو زیب نہیں دیتی جو علامہ امین احسن اصلاحی کے فیض یافتہ اور سلسلۂ فراہی کی علمی روایت کے امین سمجھے جاتے ہیں۔ نام نہاد روشن خیال کا یہ دور زیادہ طویل نہیں، علامہ صاحب اپنے آپ کو غلام محمد، ایوب خان اور بھٹو دور کے ان اصحابِ علم کی صف میں شامل نہ کریں جن کے نام تک آج کسی کو یاد نہیں اور ان کے افکار و خیالات تاریخ کے کوڑے دان کی نذر ہو چکے ہیں۔

(ادارتی شذرہ روزنامہ نوائے وقت: مؤرخہ ۵/جون ۲۰۰۶ء)